

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا



الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي
الْمُتَاوَى الرَّضْوِيَّةِ

فتاویٰ رضویہ



جلد 15

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (المحدث)

الْعَطَائِي النَّبَوِيَّةُ فِي

الْفَتَاوَى الرِّضَوِيَّةِ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارتاً

www.alanizrahatnetwork.org

جلد پانزدہم

تحقیقاتِ ماوراءِ قتل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسا ئیکلو پیڈیا

رحمہم اللہ رفیع البرکات نوی قلمی سرور العزیز

۱۲۷۶ھ ————— ۱۳۰۵ھ
۱۸۵۶ء ————— ۱۹۲۱ء



رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ

انڈون لوباری دروازہ لاہور شہ پاکستان (۵۴۰۰۵)

فون نمبر : ۶۶۵۶۳۱۴

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	فتاویٰ رضویہ جلد پانزدہم
تصنیف	شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
فیضانِ کرامت	مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
سرپرستی	مولانا صاحبزادہ محمد عبد المصطفیٰ ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ
اہتمام	مولانا صاحبزادہ قاری نعیم احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت " " " " " "
ترجمہ عربی عبارت	حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مستم جامعہ اسلامیہ لاہور
پیش لفظ	حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
ترتیب فہرست	" " " " " " " "
تخریج و تصحیح	مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ
کتابت	محمد شریف گل ، کاپیالی کلان (گوجرانوالہ)
پیشنگ	مولانا محمد غسان آتش قصوری معلم شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
صفحات	۳۳۳
اشاعت	محرم الحرام ۱۴۲۰ھ / اپریل ۱۹۹۹ء
مطبع	
ناشر	رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
قیمت	



ملنے کے پتے :

○ رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

۰۳۰۰/۹ ۳۱۵۳۰۰ ۷۹۹۵۷۷۲

○ مکتبہ اہلسنت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

○ شبیر پابز ، سی بی ، اردو بازار ، لاہور

جلد نمبر	عنوانات	جوابات پر مشتمل رسائل	سنین اشاعت	صفحات
۱	کتاب الطہارۃ	۲۲	شعبان المعظم ۱۴۱۰ — مارچ ۱۹۹۰	۸۳۸
۲	"	۳۳	ربیع الثانی ۱۴۱۶ — نومبر ۱۹۹۱	۵۱۰
۳	"	۵۹	شعبان المعظم ۱۴۱۶ — فروری ۱۹۹۲	۴۵۶
۴	"	۱۳۲	رجب المرجب ۱۴۱۳ — جنوری ۱۹۹۳	۴۶۰
۵	کتاب الصلوٰۃ	۱۴۰	ربیع الاول ۱۴۱۴ — ستمبر ۱۹۹۳	۶۹۲
۶	"	۲۵۷	ربیع الاول ۱۴۱۵ — اگست ۱۹۹۴	۲۳۶
۷	"	۲۶۹	رجب المرجب ۱۴۱۵ — دسمبر ۱۹۹۴	۴۲۰
۸	"	۳۳۷	محرم الحرام ۱۴۱۶ — جون ۱۹۹۵	۶۶۴
۹	کتاب الخیاز	۲۷۳	ذیقعدہ ۱۴۱۶ — اپریل ۱۹۹۶	۹۴۶
۱۰	کتاب الزکوٰۃ، صوم، حج	۳۱۶	ربیع الاول ۱۴۱۷ — اگست ۱۹۹۶	۸۳۲
۱۱	کتاب النکاح	۴۵۹	محرم الحرام ۱۴۱۸ — مئی ۱۹۹۷	۷۲۹
۱۲	کتاب النکاح، طلاق	۳۲۸	رجب المرجب ۱۴۱۸ — نومبر ۱۹۹۷	۶۸۸
۱۳	کتاب الطلاق، ایمان، عہد و تعزیر	۲۹۳	ذیقعدہ ۱۴۱۸ — مارچ ۱۹۹۸	۶۸۸
۱۴	کتاب التیسر (۱)	۳۲۹	جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ — ستمبر ۱۹۹۸	۷۱۲

پندرہویں جلد

یہ جلد فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ششم مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارکپور اعظم گڑھ بھارت کے صفحہ ۱۶۹ سے ۳۱۴ تک ۸۱ سوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے۔ جسے شامل کردہ رسائل کے علاوہ اسی جلد کی عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ فاضل شہیر مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور نے کیا ہے۔ اس سے قبل چھٹی، ساتویں، آٹھویں، دسویں اور چودھویں جلد بھی علامہ رضوی کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔ پیش نظر جلد بنیادی طور پر کتاب السیر کے مباحث جلیلہ پر مشتمل ہے تاہم متعدد ابواب فقہیہ و کلامیہ وغیرہ کے مسائل ضمناً زیر بحث آئے ہیں، مسائل و رسائل کی مفصل فہرست کے علاوہ مسائل ضمنیہ کی الگ فہرست بھی قارئین کرام کی سہولت کے لئے تیار کر دی گئی ہے، انتہائی دقیق اور گراں قدر تحقیقات و تدقیقات پر مشتمل مندرجہ ذیل پندرہ رسائل بھی اس جلد کی

رسالہ

سُبْحَنَ السُّبُّوحِ عَنْ كَذِبِ عَيْبِ مَقْبُوحِ (کذب جیسے بدترین عیب کے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و منزّہ ہے)

www.al-ahzabnetwork.org

مسئلہ از ابو محمد صادق علی مداح عفی عنہ گزشتہ مکتبہ سیری از میرٹھ بالائے کوٹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین در بارہ مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ جس کا اعلان تحریری و تقریری علمائے گنگوہ و دیوبند اور ان کے اتباع آج کل بڑے زور شور سے کر رہے ہیں، تحریراً کتاب ”براہین قاطعہ“ میں کہ مولوی غیل انیسوی کے نام سے شائع کی گئی جس کی کورج پر لکھا ہے: ”بامر حضرت جنین و چنانی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی“ اور خاتمہ پر ان کی تقریظ پائیں الفاظ ہے: ”احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا، الحی کر یہ جواب کافی اور جوت واقعی ہے اور مصنف کی وسعت نور علم اور فصاحت و کلام و فہم پر دلیل واضح، حق تعالیٰ اس تالیف نفیس میں کرامت قبولیت عطا فرمائے اور مقبول مقبولین و معمول عاملین فرمائے“ (ملاحظاً) جس سے ثابت کہ گویا کتاب ہی تالیف ان کی ہے، صفحہ ۳ پر یوں مکتوب ہے: ”امکان کذب کا مسئلہ اب جدید کی ہے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف و عید آیا جائز ہے۔ رد المحتار میں ہے: اهل يجوز الخلف في الوجد فظناھي

الشفیع من النوازم التي لا يتطرق اليها الوهم۔ وہم کو بھی راستہ نہیں۔
مسلمان انصاف کرے کہ یہ شفیعیں جو علماء نے اس سے بد مذہب ابن حزم پر کیں، اس پر مشرب
عظیم الحرم سے کتنی بچ رہیں،

كذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم، وان الله لا يهدي كيد
الغاشين۔ ان سے انکوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات،
ان کے اُن کے دل ایک سے ہیں جو اور اللہ
دغا بازوں کا سر نہیں چلنے دیتا۔ (ت)

سابقہ قول العزّة لہذا اگر دہلوی طاک کی یہ دلیل تھی ہو تو وہ خدا، ولسن خدا، ہزار خدا، ہیشمار
خدا ممکن ہو جائیں، وہ شیعہ جب یہ قرار پایا کہ آدمی جو کچھ کر سکے خدا بھی اپنی ذات کے لئے کر سکتا ہے،
اور معلوم کہ نکاح کرنا، عورت سے ہم بستہ ہونا، اس کے رحم میں نطفہ پہنچانا قدرتِ انسانی میں تو واجب کہ
ملا جی کا موبہم خدا بھی یہ باتیں کر سکے وہ آدمی کی قدرت تو اس سے بھی بڑھ جائے گی، اور جب اتنا ہو چکا تو
وہ آفتیں جن کے سبب اہل اسلام اتحاد و ملکہ کو محال جانتے تھے۔ امام و بابیر نے قطعاً جانا مان لیں، آگے نطفہ
ٹھہرنے اور بچہ ہونے میں کیا نہ ہر گھل گیا ہے، وہ کون سی ذلت و خواری باقی رہی ہے جس کے باعث انھیں مانتے
جھگڑنا ہو گا بلکہ یہاں اگر خدا کا عاجز رہ جانا تو سخت تعجب ہے کہ یہ تو خاص اپنے ہاتھ کے کام ہیں جب دنیا بھر
میں بزمِ طاجی سب کے لئے اس کی قدرت سے واقع ہوئے ہیں تو کیا اپنی زوجہ کے بارے میں تھک جائیگا
آخر بچہ نہ ہونا یوں ہوتا ہے کہ نطفہ استقرار نہ کر سکے اور خدا استقرار پر قیور ہے، یا یوں کہ منی ناقابلِ عمتد و
العتقاد یا مزاجِ رحم میں کوئی فساد یا خلل آسیب مانع اولاد تو جب خدائی ہے کیا ان موانع کا ازالہ نہ کر سکے گا
بہر حال جب امور سابقہ ممکن ٹھہرے تو بچہ ہونا قطعاً ممکن اور خدا کا بچہ خدا ہی ہو گا، قال اللہ تعالیٰ،

قل ان كان للرحمن ولد فانا اول
عنه حملة السدى على الظاهر و عليه عول
في تكملة العنانيه والبيضاوي والمدام لشد
وامر شاد العقل وغيرها ولا شك انه صحيح
صاف لا غبار عليه فاي حاجة الى ان تكاب

تأويلات بعيدة ۱۲ منہ۔

سلف کتب القوائد

سلف القرآن الحکیم ۵۲/۱۲

سلف القرآن الحکیم ۱۱۸/۲

سلف القرآن الحکیم ۱۱۸/۲

العابدین علیہ

پوچھنے والا ہوں۔

تو قطعاً دو خدا کا امکان ہوا اگرچہ منافی غیرت ہو کہ امتناع بالغير ٹھہرے اور جب ایک ممکن تو کروڑوں ممکن کہ قدرت خدا کو انتہا نہیں ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم۔

خامساً ملائے دہلی کا خدا نے موہوم کہاں کہاں آدمی کی حرص کو بے گار، آدمی کھانا کھاتا ہے، پانی پیتا ہے، پاخانہ پھرتا ہے، پیشاب کرتا ہے۔ آدمی قادر ہے کہ جس چیز کو دیکھنا نہ چاہے آنکھیں بند کر لے، سننا نہ چاہے کانوں میں انگلیاں دے لے۔ آدمی قادر ہے کہ اپنے آپ کو دریا میں ڈبو دے یا آگ سے جلا لے، خاک پر لیٹے کانٹوں پر لوٹے، رافضی ہو جائے، وہابی بن جائے۔ مگر ملائے علوم کا مولائے موہوم یہ سب باتیں اپنے لئے کر سکتا ہو گا اور نہ عاجز ٹھہرے گا اور کمال قدرت میں آدمی سے گھٹ رہے گا، اقول غرض خدائی سے ہر طرح یا تعدد ہو جیسا ہے نہ کر سکتا تو حضرت کے زعم میں عاجز ہو اور عاجز خدا نہیں، کر سکتا تو ناقص نہ تھا جس خدا نہیں، محتاج نہ تھا جس خدا نہیں، طوطا ہوا طوطا خدا نہیں تو شمس اس کی طرح اظہر و ازہر کہ دہلوی بہادر کا یہ قولی اہتر حقیقتہ انکار خدا کی طرف منجر،

ما قدر والہ حق قدسہ، والعیاذ باللہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صحیح قدر نہیں کی۔ اور شیطان من اضلّال الشیطن۔ کہ گرا بھی ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ (ت)

مگر مسیحیان مہربان ہمارا سچا خدا سب عیبروں سے پاک اور قدرت علیٰ المحال کی تہمت سراپا ضلال سے کمال مزہ عالم اور عالم کے اعیان اعراض ذوات سفاقات اعمال اقوال خیر شر صدق کذب جن قبیح سب اسی کی قدرت کا ملہ و ارادہ ازلیہ سے ہوتے ہیں نہ کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہ کسی کی قدرت اس کی قدرت کے ہمسر نہ اپنے لئے کسی عیب و منقصت پر قادر ہونا اس کی شان قدوسی کے لائق و درخور،

تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً ۵ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے جو یہ ظالم کہتے
و سبحن اللہ بکرم و اعیلا، والحمد للہ ہیں، صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تقدیس و پاکیزگی ہے
حمد اکثیراً۔ اور تمام اور کثیر حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (ت)

ثم اقول ذہن فقیر میں ان پانچ کے علاوہ ہریان مذکور پر اور اباحت دقیقہ کلام یہ ہیں جن کے ذکر کے لئے مخاطب قابل فہم و قائل درکار زندہ حضرات جن میں اجلہ و اکابر کا مبلغ علم سیدھی سیدھی

سہ القرآن الکریم ۸۱/۴۳

۴۴/۲۲

فرض عبارت مشکوٰۃ وغیرہ کی سنا کر اجازت و سند کی داد و ستد تا بہ اذکر و اصلاً سزا چہ رسد، اہل زمانہ تکلمہ
اناس علی قدر عقولہم واللہ المہادی و ولی الذیادی (ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم لوگوں کی عقل کے مطابق کلام
کرے، اللہ تعالیٰ ہی ہادی اور مددگار ملک ہے۔ ت۔)

ہریان دوم مولائے نجدیہ

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند
و اورا جل شانہ بآں مدرج می کنند بخلاف انحرس و
جماد کہ ایشان را کہے بعدم کذب مدرج نمی کنند و ظاہر
ست کہ صفت کمال بہین مست کہ شخصے قدرت بر تکلم
بکلام کاذب میدارد و بنا بر رعایت مصطط و مقتضی
حکمت بقرنہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید
بہاں شخص مدوح می گردد بسلب عیب کذب اتعاف
بکمال صدق بخلاف کہے کہ لسان او مآؤف شدہ باشد
و تکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت مستقرہ ادا شد
شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابقہ لواقع نمی تواند کرد
یا شخصے کہ ہر گاہ کلام صادق سے گوید کلام مذکور از و
صادق سے گردد و ہر گاہ کہ ارادہ تکلم بکلام کاذب
می نماید آواز او پسند سے گردد یا زبان او مآؤف می شود
یا کہے دیگر ذہن او راہند می نماید یا حلقوم او را خفہ
می کنند یا کہے کہ چند قضایا صادقہ را یاد گرفتہ است
و اصلاً بر ترتیب قضایا سے دیگر قدرت نمی دارد و
بنابر علیہ کلام کاذب از و صادقہ در ثلثہ گردو این اشخاص
مذکورین نزد عقلا قابل مدرج می نشینند بالجملہ عدم تکلم
کلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب و تنزیلاً عن التلوّث
از صفات مدرج ست و بنا بر آن کہ تکلم بکلام کاذب
بسیار گونه از صفات بدائع نیست یا مدرج آن بسیار

عدم کذب کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کرتے ہیں
اور اس جل شانہ کی اس کے ساتھ مدرج کرتے ہیں بخلاف
گوئی اور جماد کے، ان کی کوئی عدم کذب سے مدرج
نہیں کرتا اور یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ کمال یہی ہے
کہ ایک شخص جو کلام پر قادر تو ہو لیکن بنا بر مصطط
اور بقضائے حکمت تقدیر سے شخصے کلام کا از کتاب اور
اظہار نہ کرے ایسا شخص ہی سلب عیب کذب مدوح
اور کمال صدق سے تصف ہوگا بخلاف اس کے جس کی
زبان ہی مآؤف ہو اور جو کلام کہہ نہیں سکتا یا اس
کی سوچ و فکر کی قوت فاسد ہو کہ قضیہ غیر مطابق
لواقع کا انعقاد نہیں کر سکتا یا ایسا شخص ہے جو کسی
جگہ کلام کرتا ہے اس سے وہ صادق ہوتی ہے اور
جس جگہ جھوٹا کلام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی آواز
بند ہو جاتی ہے یا اس کی زبان مآؤف ہو جاتی ہے یا
کوئی اس کا منہ بند کر دیتا ہے یا اس کا کوئی گلا دبا دیتا
ہے یا کسی نے چند سے بچکر رٹ لئے ہیں اور وہ دیگر
جملوں پر کوئی قدرت ہی نہیں رکھتا اور اسس بنا پر
اس سے جھوٹ صادق ہی نہیں ہوتا، یہ مذکور لوگ عقلا
کے نزدیک قابل مدرج نہیں ہیں بالجملہ عیب کذب سے
بچتے اور اس میں ملوث ہونے سے محفوظ رہنے کے لئے
جھوٹی کلام کا عدم تکلم صفات مدرج میں سے ہے اور

ادون سست از مدح اول انتہی بلفظ الرکیک المختل۔ عاجز ہونے کی وجہ سے کلام کا ذب سے بچنا کوئی صفات مدح میں سے نہیں یا اس کی مدح جو بھی تو پہلے سے کم ہوگی (رکیک غل پذیر جبارت ختم ہوئی)۔ (ت)
اس تبلیغ باطل و طویل لا طائل کا یہ حاصل ہے حاصل کہ عدم کذب اللہ تعالیٰ کے کمالات و صفات مدح سے ہے اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ مشکل باوجود قدرت علیٰ مصلحت عیب و آلائش سے بچنے کو کذب سے باز رہے، نہ کہ کذب پر قدرت ہی نہ رکھے، تو نگے یا پتھر کی کوئی تعریف نہ کرے گا کہ جھوٹ نہیں بولتا تو لازم کہ کذب الہی مقدور و ممکن ہو۔

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) اس ہدیان شدید الطینا کے شائع و مفاسد حد شمار سے زائد مکران و سنیل بد لگامیوں پر جو تازیانے بن گاہ اولین ذہن فقیر میں حاضر ہوئے پیش کرتا ہوں وباللہ العصمة فی کل حرف و کلمة (ہر حرف اور کلمہ میں اللہ کی عصمت ہے۔ ت)
تازیانہ ۱: اقول العزة لله والعظمة لله واللہ الذی لا الہ الا هو (عزت اللہ تعالیٰ کے لئے اور عظمت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ت) کبیرت کلمة تخرج من افواہهم ان یقولون الا کذباً (کتب بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ ت) لہذا یہ ظلم شدید و شہادہ بصدقہ شاکر دینی کہ بجا خود اپنی زبان سے کذب کو عیب و لوٹ کہتا جاتا ہے پھر اسے باری عزوجل کے لئے ممکن بتاتا اور اللہ کے جھوٹ نہ بولنے کی وجہ یہ ٹھہراتا ہے کہ حکیم ہے اور مصلحت کی رعایت کرتا ہے لہذا ترغیب عیب الکذب و تنزیہ عن التکذیب یعنی اس لحاظ سے کہ کہیں عیب و لوٹ سے آلود نہ ہو جاؤں کذب سے بچتا ہے، (کچھ صاف صریح مان لیا کہ باری عزوجل کا عیب و لوٹ ہونا ممکن، وہ چاہے تو اجمعی عیبی و طو مشہور بن جائے، مگر یہ امر حکمت و مصلحت کے خلاف ہے اس لئے قصداً پرہیز کرتا ہے تعالیٰ اللہ عما یقولون علواً کبیراً) اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بلند ہے جو یہ کہتے ہیں۔ ت) اور خود دوسرے سے اصل بنائے خود سری دیکھئے، ملائے معبود کا یہ املائے مقدوح اس کلام ائمہ کے زوہد میں ہے کہ کذب نقص ہے اور نقص باری تعالیٰ پر محال اس کے جواب میں فرماتے ہیں، محال بالذات ہونا ہمیں تسلیم نہیں بلکہ ان دلیلوں (یعنی دونوں ہدیانوں) سے ممکن ہے تو کسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ صرف کذب بلکہ ہر عیب و آلائش کا خدا میں آنا ممکن، واہ ہماور! کیا نیم گردش چشم میں تمام عقائد تنزیہ و تقدس کی جڑ کاٹ گیا۔ عاجز، جاہل،

حق، کمال، اندھا، بہرا، ہکلا، گونگا سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا، کھانا، پینا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، بیہوش
پڑنا، بچہ جننا، اونگھنا، سونا بکھرجانا، مر کے پھر پیدا ہونا سب جائز ہو گیا، غرض اصول اسلام کے ہزاروں
عقیدے جن پر مسلمانوں کے ہاتھ میں یہی دلیل تھی کہ مولیٰ عزوجل پر نقص و عیب محال بالذات ہیں، دفعۃً سب
باطل و بے دلیل ہو کر رہ گئے۔ فقیر تنزیہ دوم میں زیر دلیل اول ذکر کر آیا کہ یہ مسئلہ کیسی عظمت والا اصل دینی تھا جس
پر ہزار ہا مسئلہ ذات و صفات باری عزوجل متفرع و بطنی، اس ایک کے اتکار کرتے ہی وہ سب اڑ گئے، وہیں
شرح مواقف سے گزر کر ہمارے لئے معرفت صفات باری کی طرف کوئی راستہ نہیں مگر افعال الہی سے استدلال
یا یہ کہ اس پر عیوب و نقائص محال، اب یہ دوسرا راستہ تو تم نے خود بند کر دیا، رہا پہلا یعنی افعال سے دلیل
لانا کہ اس نے ایسی عظیم چیزیں پیدا کیں اور ان میں یہ حکمتیں و دیوت رکھیں، تو لا جرم ان کا خالق بالبداہتہ عظیم و
قدیر و حکیم و مرید ہے۔

اقول اولاً یہ استدلال صرف انہیں صفات کمال میں جاری جن سے خلق و تکوین کو علاقہ واری
باقی ہزار ہا مسائل صفات ثبوتیہ و سلبیہ پر دلیل کہاں سے آئے گی، مثلاً مصنوعات کا ایسا بدیع و رفیع ہونا ہرگز
دالت نہیں کرتا کہ ان کا خالق صفت کلام یا صفت صدق سے بھی متصف یا نوم و اکل و شرب سے بھی منزہ ہے۔
ثانیاً جن صفات پر دالت افعال و ان بھی صرف ان کے حصول پر دال، نہ یہ کہ ان کا حدوث ممنوع یا
زوال محال مثلاً اس نظم حکیم و عظیم بنانے کے لئے بیشک علم و قدرت و ارادہ و حکومت درکار مگر اس سے صرف
بناتے وقت ان کا ہونا ثابت ہمیشہ سے ہونے اور ہمیشہ رہنے سے دلیل ساکت، اگر دلائل سمیعہ کی طرف چلتے۔
اقول اداً بعض صفات سمیعہ پر متقدم تو ان کا سمیع سے اثبات دور کو مستلزم۔
ثانیاً سمیع بھی صرف گفتی کے سلوب و ایجادات میں وارد ان کے سوا ہزاروں مسائل کس گھر سے آئیں گے
مثلاً نصوص شرعیہ میں کہیں تصریح نہیں کہ باری عزوجل اعراض و امراض و بولی و براز سے پاک ہے، اس کا
ثبوت کیا ہوگا۔

ثالثاً نصوص بھی فقط وقوع و عدم پر دلیل دیں گے، وجوب و استحالة و ازلیت و ابدیت کا پتا کہاں چلے گا
مثلاً بکل شئی علیم علیٰ کل شئی قدیر (سب کچھ جانتا ہے۔ ہر شئی پر قادر ہے۔ ست) سے بیشک
ثابت کہ اس کے لئے علم و قدرت ثابت یہ کب نکلا کہ ازلی سے ہیں اور ابد تک رہیں گے، اور ان کا زوالی اس

سے محال، یونہی دھو بیٹھم ولا یطعمہ (اور وہ کھانا ہے اور کھانے سے پاک ہے، مثلاً اور لا تأخذہ
سنة ولا نومۃ) اسے نہ اونگھ سکے نہ نیند۔ مثلاً) کا تقاضا حاصل کر کھانا پیتا سوتا، نگھتا نہیں، نہ یہ کہ یہ باتیں اس
پر متفق ہوں ہاں ان سب سو پر دلائل قطعی کرنے والا ان تمام دعوائے ازلیت و ابدیت و وجوب و تناسخ پر
جو کامل ٹھیک اترنے والا ہزاروں ہزار مسائل صفات ثبوتیہ و سلبیہ کے اثبات کا یکبارگی سچی ذمہ لینے والا
مخالف ذی ہوش غیر مجنوں و مدہوش کے منہ میں دفتر بھاری پتھر دے دینے والا نہ تھا مگر وہی دینی یقینی عقل
پر یہی اجماعی ایمانی مسئلہ کہ باری تعالیٰ پر عیب و منقصت محال بالذات، حب یہی ہاتھ سے کیا سب کچھ
ہوتا رہا، اب نہ دین سہے نہ عقل نہ عقل،

ما ندہ واما الیہ ساجدون کذلک یطعم
اللہ عن کل قلب متکبر حباً مرکب
ہم، اللہ کے مال ہیں، ہم کو ہاں کی طرف پھر ہے،
تدیروں ہی ٹھہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے
دل پر ات،

ہاں وہ بیہ تجدید کو دعوت عام ہے پنہ مولائے مسلم و نام مقدم کا یہ ہدیان مکان ثابت مان کر ذرا
باتیں تو کہ ان کا معبود بول و براز سے بھی پاک ہے یا نہیں، حاشیہ اللہ امتناع قواعد عدم وقوع کے
بھی لائے پڑیں گے، حقائق و حدیث میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں، نہ وہاں ہی، سس نفی پر دلیل، اگر اجماع
مسلمین کی طرف رجوع لائیں اور بیشک اجماع ہے مگر حواہی پر در، یہ بیشک ہم نے یہ بھی کہا کہ یہ عیب ہیں اور عیب سے
تذریع ہر مسلمان کا ایمان تو قطعاً کوئی مسلم ان امور کو رد نہ رکھے گا، جب عیب سے تلوث ممکن ٹھہرا تو اب ثبوت
اجماع کا کیا فریاد پڑا کیا نقل و روایت سے ثابت کر دے، حاشیہ نقل اجماع درنہ رسلاً و حلفاً کتابوں میں
اس مسئلے کا ذکر ہی نہیں، اگر کہتے بول و براز کا وقوع ایسے حالات جہانگیر پر موقوف جن سے جناب باری منزہ،
قوانین ان حالات کے بطور آلات نہ اجزنے ذات ہونے کے مستحکم پر سو اس وجوب تنزیہ کے کیا دلیل
جسے تھرا امام و مولیٰ روئے تھا۔

ثابت وقوع مسرت خرسبے آدات زبان و مرد ملک و پردہ کشش کلام و سر و سمیع ثابت، یونہی بیاد

۴/۴	۲۵۵/۲	۱۵۶/۲	۳۵/۴۰
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵

جميع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف مروی اور وہ قطعاً کفر، مگر جنہوں نے صراحتاً اس لازم کا اقرار نہ کیا تھا بلکہ اس سے صاف تخاصی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام وغیرہم چند اکابر کرام علی مولایم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو زبانی دعووں سے اپنا پیشوا بناتے اور خلافت صدیقی و فاروقی پر ان کے توافقی باطنی سے انکار رکھتے ہیں اس قسم کے کفر میں علمائے اہل سنت مختلف ہو گئے جنہوں نے مالِ مقال و لازم سخن کی طرف نظر کی حکم کفر فرمایا، اور تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں بدعت و بدعت ہی وضاحت و کفر ہی ہے والعیاذ باللہ رب العالمین (الشربہ للعالمین کی پناہ - ست) ، امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفاء شریعت میں فرماتے ہیں :

من قال ما سأل یؤدی الیہ قولہ ویسوقہ الیہ مذہبہ ، کفر ، فکما ہم صرحوا بعدہ بہ اذی الیہ قولہم ، ومن لہذا اخذہم بمال قولہم ولا سرہم موجب مدہم لہمیر اکفائہم قال لانہم اذا وقعوا علی ہذا ، قالوا لا نقول بل من لدی السمتوۃ لہ ، ولنعقد نہن واسم انہ کفر ، بل نقول ان قوت الایوں الیہ علی ما اصحت ، فعلی ہذین الماحذین احتج ان من فی الکفار اھل التاویل ، والصواب ترائی اکف سرہم اھل مخلصا۔

جس نے اس مال کی طرف دیکھا جس کی طرف اس کا قول مروی تھا ، جس کی طرف اس کا مذہب چلا جاتا ہے تو اس نے اس کی کفر کی ، گویا ، اس نے ان کے مروی قول کو بھلے اور جنہوں نے ان کے مال کو نہ دیکھا اور ان کے تعاضد مذہب کا لزوم دیکھا جنہوں نے کفر نہیں کی اس لئے کہ جب وہ اس سے آگاہ ہو گئے تو انہوں نے کہا ہم اس مال کا قول نہیں کرتے جو تم نے ہم پر لازم کر دیا ہے اور ہم اور تم دونوں اسے کفر تصور کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے اصل کے مطابق ہمارے قول کا وہ مال ہی نہیں ، ان دونوں مآخذوں کی وجہ سے اہل تاویل کے کفر میں لوگوں کا اختلاف ہو اور درست راستے یہی ہے کہ اسی کے کفر کا قول نہ کیا جائے ۔ مخلصاً (ت)۔

جب یہ امر محمد ہوا تو اب ان امام و ماموم کے کفریات لزوم یہ گئے ، امام کے کفروں کا تو شمار ہی نہیں ، اس نے تو صرف انہیں چند سطروں میں بہترین رسوم میں اس سے منقول ہو میں کفری لزومی کی سات اس میں تیار کیں جن میں ہر اصل صد کفر کی طرف مہجر اور اس کا مذہب مان کر ہرگز ہرگز ان سے نجات نہ مفر ، والعیاذ باللہ الاعلیٰ الاکبر۔

اصل اول جو کچھ نسب کر سکے خدا اپنی ذات کریم کے لئے کر سکتا ہے ورنہ قدرت الہی بڑھ جائیگی (دیکھو ہدایہ اول، اس اصل کے گھروں کی گنتی نہیں مگر میں اسی قدر شمار کروں جو پوچھ کر آیا ہو یقیناً قلعہ لازم کہ اس سفید کے مذہب پر (۱) اس کا معبود کھانا کھ سکتا ہے (۲) پانی پی سکتا ہے (۳) پانچ نہ پھر سکتا ہے (۴) پیشاب کر سکتا ہے (۵) اپنا سمع روک سکتا ہے (۶) بصر روک سکتا ہے (۷) دنیا میں ڈوب سکتا ہے (۸) آگ میں جل سکتا ہے (۹) خاک پر لیٹ سکتا ہے (۱۰) کانٹوں پر لوٹ سکتا ہے (۱۱) وہابی ہو سکتا ہے (۱۲) رافضی بن سکتا ہے (۱۳) اپنا نکاح کر سکتا ہے (۱۴) جماع کر سکتا ہے (۱۵) عورت کے دم میں اپنا لطف پہنچا سکتا ہے (۱۶) اپنا بچہ جنم سکتا ہے (۱۷) نیز اس اصل پر لازم کہ خدا خدا میں (۸) ہزاروں کو ڈروا خدا ممکن ہیں (۱۹) آیہ کریمہ واللہ خلقکم وما تمھون (اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو رت) حق ہیں ان سب امور کا ثبوت ہدیان مذکور کے ردوں میں ہدیہ ناظرین ہوا۔

اصل دوم خدا کے لئے عیوب و نقائص محل نہیں بلکہ مصیحت کے لئے ن سے قصداً بچتا ہے (ہدیان دوم، اس اصل کے کفر اصل اول سے جدا دوسرے فرد جس سے لازم کہ اس بیباک کے مذہب ناپاک پر (۲۱) اہل اسلام کے عام عقائد تنزیہ و تقدیس کہ ان کے نزدیک ضروریات دین سے ہیں سب باطل ہے دلیل (۲۱) اس نامسعود کا دیکھی مسجد جہ (۲۲) جہل (۲۳) حق (۲۴) کابل (۲۵) اندھ (۲۶) بہرا (۲۷) بھلا (۲۸) گونگی، سب کچھ ہو سکتا ہے (۲۹) کھانا کھائے (۳۰) پانی پیئے (۳۱) پائیا پھرے (۳۲) پیشاب کرے (۳۳) بیمار پڑے (۳۴) بچے جنم (۳۵) اونٹ لگے (۳۶) سوئے (۳۷) مر جائے (۳۸) مر کر پھر پید ہو، سب کچھ روا ہے (۳۹) اللہ کے علم (۴۰) قدرت (۴۱) سمع (۴۲) بصر (۴۳) کلام (۴۴) مشیت وغیرہ صفت کمال کے (۴۵) ہونے کا کچھ ثبوت نہیں (۴۶) تا ۵۱ ان کے ابدی ہونے کا کچھ ثبوت نہیں (۵۱) اس کی الہیت قابل زوال، ان سب لڑکوں کا بیان تازیانہ اول میں گزر چکا (۵۲) خود اس اصل کا ماننا درحقیقت بالفعل امتدعز و جل کو ناقص جانتا ہے (دیکھو تازیانہ ۲) اور بیشک جو امتدعز و جل کی طرف نقص کی نسبت کرے قطعاً کافر اعلام بقوا طبع الاسد میں ہے،

من نقی و اثبت ما هو صریح فی السقص
کفر الخ۔

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۹۶/۳۷

لَعَلَّ الْأَعْلَامَ لِقَوْلِهِ طَعِ الْأَسَدَ مِنْ سَبِيلِ الْخِجَاةِ فصل اول مکتبہ تحقیقیہ استنبول ترکی ص

اصل سوم، جن باتوں کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی وہ سب خدا کے لئے ممکن ہیں (ہدایت ۱۲) اس کے کفر بھی بکثرت میں قطعاً لازم کہ اس سفید کے طور پر (۵۳) اس کے معبود کی جو رو ہو سکتی ہے (۵۴) بیٹا ہو سکتا ہے (۵۵) بیٹول ہو سکتا ہے (۵۶) ملک ہو سکتا ہے (۵۷) بعض اشیاء اس کی ملک سے خارج ہیں ای عید ذلک من الکفریات (اس کے علاوہ دیگر کفریات - ت) (دیکھو ت ۵ تا ۸)

اصل چہارم، صدق الہی اختیاری ہے (۵۸) اس سے لازم کہ سفید کے سبب پر (۵۸) قرآن مجید مخلوق ہے جس کے تحریر ۲۲ ہفتے گزرے (۵۹) اس کا معبود ازل میں کاذب تھا (۶۰) اب بھی کاذب ہے (۶۱) کبھی صادق نہیں ہو سکتا (۶۲) قرآن مجید کا جملہ جملہ غلط ہے (۶۳) اللہ مخلوق ہے (۶۴) بلکہ محال ہے الی غیر ذلک وہ کفریات کثیرہ کہ مواضع متعددہ میں جن کا لازم گریا۔

اصل پنجم، علم الہی اختیاری ہے (تنبیہ بعدت ۳) اس پر لازم کہ جاہل کے نزدیک (۶۵) علم الہی مخلوق و حادث ہے جس کے کفر پر فتویٰ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گویا (اللہ تعالیٰ ازل میں جاہل تھا (۶۰) جب چلے جاہل بن جائے (۶۸) اللہ حادث ہے (۶۹) قابل فنا ہے الی غیر ذلک۔

اصل ششم، کذب الہی ممکن ہے اور ثابت کر آئے کہ اس کا کلام نہ صرف امکان عقل بلکہ مکان و قوعی بلکہ عدم استبعاد معادہ میں نفس صریح ت ۱ و ۲۔ یہ خود کفر ہے، پھر اس تدبیر پر قطعاً یقین (۱) شریعت سے یکسر ایمان مرتفع (۷۲) خدا کی خبر سے یقین منقطع (۷۳) اسلام پر وہ مطاعن جن سے جواب ناممکن۔

اصل ہفتم، (۷۴) اللہ تعالیٰ بندوں سے چڑھا کر، پہلے بھلا کر آیات قرآنیہ جنونی کرے تو کچھ عروج نہیں (ت ۳) یہ بات یہ تو اس نے صاف صریح کہا تھا میں تحریر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا، لزوم میں پھر اس پر (۷۵) ہشر نشر، حساب کتاب، جنت، نار، عذاب، ثواب کسی چیز پر ایمان نہ رہا کہ ہر چیز میں صاف صریح احتمال نقص باقی توفیق کیسا تو ایمان کہاں، والیاذ باللہ رب العلیین، ہماری تقریرات سب بعد و تقریرات لاحقہ دیکھنے والا اس امام نجدیہ کے کفریات لزوم کو صد ہا تک پہنچا سکتا ہے، بلکہ جس قدر اوپر نہ گور ہوئے وہ بھی یہاں پورے نہ گئے گئے پھر بھی معاد اللہ پچھتے کفر کیا کم ہیں، پھر یہ تو صرف ایک ہی قول پر ہیں باقی کفریات، تفریت، ایمان و صراطنا مستقیم کی گنتی ہی کیا ہے پھر وہ اقبال کفر علاوہ رہے جو ایمان تغویہ دینا پر صراطنا مستقیم میں لپٹے گئے پھر رہے ہیں، غرض حضرت کے کفریات لزوم اقبال کی تفصیل کرتے فی کفر ایک نقطہ ان کی قبر پر دیتے جاسے تو غالباً وہ بھر میں ساری قبر کا مہکا ہو جائے، یہ اس کی سزا ہے کہ کفر و شرک و طری و طری کر کے پچا محض بلا حسی مسلمانوں کو کافر و مشرک کہ یہاں تک کہ ان کے طور پر صحابہ و تابعین سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب نمک کوئی کفر و شرک سے نہ بچا گیا حضرت کے نزدیک کفر امور عامہ

سے تھا، پھر یہ خود اس سے بچ کر کہاں چلے کہ کرو کہ نیافت کھاتدین قدا ان (جو کیا تھا نہ پایا، جو کسے گا اس کا بدلہ دیا جاسے گا۔ ت) سے

دیدہ کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان اماں نذاو کہ شب را سو کند
(تم نے دیکھا ہیں کہ پروانہ کا خون ناحق شمع کو اس طرح امان نہیں دیتا کہ راست کو
سکری کر دے۔ ت)

كذلك بعد اب وبعد اب الاحرة لو حكي نو
يعلمون ان الله يحفظ لنا الايمان والعصم
من شر الشيطان بجاه حبيبك سيدنا محمد
سيد الانس والجان صلى الله تعالى عليه
وسلم وعلى اله وصحبه شريف وكرمهم
والحمد لله رب العالمين -

اسی طرح عذاب ہے، اور آخرت کا عذاب سب
سے بڑا ہے، کاش یہ اسے جانیں، اسے اللہ
ہمارے ایمان کی حفاظت فرما، شر شیطان سے
ہمیں محفوظ فرما جو سید اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے جو نس و جن کے سردار ہیں آپ پر
اور آپ کی آل و صحابہ پر شرف و کرم ہو آمین والحمد

لنقدرب العالمین (ت)

ان امام صاحب پرچا پس ملکہ سوا نیا نے اوپر گرے تھے پھر یہ جوئے کہ یک جہمت اللہ کے روک
تم پھرتے وہر سے کا فر ہو، امام لطفہ پر ایک ہی قول میں پوسنے دو سو کوڑے یا درکھے، اب مقتدی صاحبوں
کے طرف چلے ان میں دیوبندی عقیدے نے تو دیوبندگی یعنی اس عوام مغوی امام کی پروی سے قدم آگے نہ بڑھایا

عن تنبیہ ضروری، وقت منصب افتہ، جو نہ ہے کہ مفتی سے جس کلام باطل و ضلال کی نسبت سوال سائل
اس پر اس کلام کی شناختوں کا اظہار، قباحوں کا یضاح و جب اگرچہ قائل محض عامی و جاہل ہو کہ اتہم جو ب و
احکام صواب اس پر موقوف، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قابل مخاطبہ ٹھہرا، پس اگر حضرت دیوبندی مثل ۱۰ بیان
جدید کوئی اکابر و متبعین طائفت سے ہیں جو ب تو اس کے طلیغ کا ہریم رک یا اگر مثل صاحب نسبت ہر ایہی ق تلحہ
نقاب عارض، امت کا مذہب تو خطاب متعدد اور مخاطب واحد و نہ کلام فقیر بضرورت افتہ محض بانب
کلام من حیث ہو کل م معطوف اور خصوص متکلم سے نظر مصروف ۲ منہ۔

سنة كثر العمان بحوالہ عد عن ابن عمر حدیث ۴۳۰۳۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/۴۴۲

سنة القرآن الكريم ۳۳/۴۸

رسالہ

دامان باغ سخن السبوح (سُبحن السبوح کے باغ کا دامن)

مستشرقین نے فرماتے ہیں کہ وہ دین تبارک و تعالیٰ کے سب سے بڑے پٹھانوں میں سے ایک اور ایک مولوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹا ہو سکتا ہے اور اس پر دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ نے نہ بول سکے تو آدمی کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی کہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکتا ہے اور خدا نہیں کر سکتا، یہ ظہریات ہے کہ خدا کی قدرت بے انتہا ہے آدمی جس بات پر قادر ہے خدا ضرور ان سب باتوں پر قادر ہے اور ان کے سوا بے انتہا چیزوں پر قدرت رکھتا ہے جن پر آدمی کو قدرت نہیں، اس لیے گواہی کذب پر قدرت اور خدا گواہی کذب پر قدرت نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے، اور اس دلیل کو کہتا ہے کہ یہ ایسی قاطع دلیل ہے کہ جس کا جواب نہیں ہو سکتا ہے یہ کہ اس بارہ میں جو حق چوتھری فرمائیں اور مسلمانوں کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ یتیم الخیر والہ (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

الجواب

سبحن اللہ رب العرش عما یصفون (پاک ہے عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔ ت) اللہ عزوجل مسلمانوں کو شیطانوں کے دوسوں سے بچائے، دیوبندی نہ دیوبندی کہ دیوبندی نہ دیوبندی کہ ان کے اہل ایمان و ہدوی کا یہ قول صریح خلافت و گمراہی و بدعتی ہے جس میں بلاشبہ اللہ ہزار بار و جہ سے کفر و کفر و کفر ہے، چھوڑتے کرام کے طور پر ایسی خلافت کا قائل صریح کفر ہو جاتا ہے اگرچہ ہم باتسب

جہور مشکلیں کرام صرف لزوم پر بے التزم کافر کہتا نہیں چاہتے، ورنہ قابل مصل بہ دین کہنے پر قناعت کرتے ہیں۔
 اس مسئلہ میں فقیر کا ایک کافی دافی رسالہ مسیحی بر سبھوں لیسوچ عن کذب حق بوجہ درست ہوئی
 چھپ کر شائع ہو چکا اور گنگوہیوں دیوبندیوں وغیرہم و پابیوں کسی سے اس کا جواب نہ ہو سکا نہ ان شہداء اللہ
 انحراف قیامت تک ہو سکے،

حققت علیہم ظلمۃ العذاب بما کذبوا بہم
 و بما کذبوا یفسقون اولیٰک صمہم اللہ
 و علیٰ ابصارہم عہم فی عہب بہم
 یعمہون ۵

عذاب کا قول ان پر ٹھیک اثر لیسب اس کے کہ
 انھوں نے اپنے رب کی طرف جھوٹ کو منسوب کیا اور
 اس سبب سے کہ وہ حکم عدویٰ کرتے تھے یہی لوگ ہیں
 جنھیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو
 اندھا کر دیا پس وہ اپنی برکشتی میں سرگرداں رہتے ہیں امت،

میں نے اس رسالے میں تیسرے تفصیل اور تیس دلائل قطعیہ سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات
 ہے اور یہ کہ اس کے محال بالذات ہونے پر تمام ائمہ امت کا اجماع ہے کہ مسلمان جس کے دل میں اس کے رب کی
 عظمت اور اس کے کلام کی تصدیق ہو اگر کچھ بھی سمجھ رکھتا ہے تو اس کے لئے یہی وجہ کافی ہیں، وکیل ہر
 کذب ایسا گندنا پاک عیب ہے جس سے ہر ہوڑی طہری عزت و باہمی بچا چاہتا ہے اور ہر بھنگی چار بھی
 اپنی طرف اس کی نسبت سے مار رکھتا ہے گروہ اللہ عزوجل جلالہ کے لئے ممکن ہوا تو وہ علی ناقص مروت گندہ ہی
 گھاؤ کی نجاست سے آلود ہو سکے گا، کیا کوئی مسلمان اپنے رب پر ایسا گمان کر سکتا ہے، مسلمان تو مسلمان
 کو اس کے لئے اس کے رب کی امان دادی سمجھو، لیہودی نصرانی بھی ایسی بات اپنے رب کی نسبت گو
 نہ کرے گا، باکی ہے جس کے سر پر وہ عزت و جلال کے گرد کسی عیب و نقص کا گرد قحط محال بالذات ہے
 جس کی عظمت و قدوسیہ کو ہر مروت و آلودگی سے بالذات منافی ہے۔ شرح مقاصد میں ہے:

الکذیب محال ما جماع اعلیاء لان الکذیب
 نقص بانفاق العقلاء وہو علی اللہ تعالیٰ
 محال ۶

نیز مقصد سادس فصل ثانیہ بحث سابع جملہ اہلسنت کے عقائد اجماعیہ میں فرماتے ہیں:
 طریقہ اہل السنة ان العالم حادث ۷ و اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ تمام جہانی حادثہ و

الصالح قديم متصف بصفات قديمة و لا يصح عليه الجہل ولا الكذب ولا النقص۔
 تو پیدائے اور اس کا بنانے والا قديم اور صفات
 قديم سے موصوف ہے، نہ اس کا جہل ممکن ہے
 نہ کذب ممکن ہے نہ اس میں کسی طرح کے عیب و
 نقص کا امکان ہے۔

دوم یہ کہ جب اس کا کذب ممکن ہو تو اس کا صدق ضروری نہ ہو، چنانچہ اس کا صدق ضروری نہ ہو
 تو اس کی کون سی بات پر اطمینان ہو سکے گا، ہر بات میں احتمال رہے گا کہ شاید جھوٹ کہہ دی ہو، جب وہ
 جھوٹ بول سکتا ہے تو اس یقین کا کیا ذریعہ ہے کہ اس نے کبھی نہ بولا، کیا اسے کسی کا ڈر ہے یا اس پر
 کوئی حکم و فہم ہے جو اسے دیا ہے گا ورنہ بات وہ کر سکتا ہے نہ کرنے دے گا، ہاں ذریعہ صرف یہی ہو سکتا
 تھا کہ خود اس کا وعدہ ہو کہ ہمیشہ سچ بولوں گا یا اس نے فرما دیا ہے کہ میری سب باتیں سچی ہیں مگر جب
 اس کا جھوٹ ممکن ٹھہرا تو پھر اس سے اس وعدہ و فرمان ہی کے صدق پر کیا اطمینان رہے گا، ہو سکتا ہے کہ
 پہلا جھوٹ یہی بولا ہو، غرض معاذ اللہ اس کا کذب ممکن مان کر دین و شریعت و سلام و ملت کسی کا اصل پتہ
 نہیں لگا رہتا، جز و مزا و جنت و نار و حساب و کتب و نشر و نشر کسی پر ایمان کا کوئی ذریعہ نہیں رہتا،
 تعالیٰ للہ عبد یقولون نظمیں عنی اکبر۔
 نہ اس سے بہت بلند ہے، اس سے جو ظلم
 کہتے ہیں۔ ۱۔ ۲۔

عبدہ سعد بن قنارہ فی شرح مقاصد میں فرماتے ہیں،

کذب فی احاسان اللہ تعالیٰ فیہ مفاسد
 لا تحصى و مصد عن فی الاسلام لا تحق،
 منها مقال العلاسفة فی البعد و مجاہد الملاحد
 فی العباد و بطلان ما عنیہ الاجماع من
 انقطع بخلود الکفار فی ہر فہم صریح
 اخبار اللہ تعالیٰ یہ احوال عدم
 وقوع مضمون۔ هذا الخبر محتمل
 ولما کاتب هذا بطلان قطعاً
 اخبار الہیہ میں امکان کذب ماننے سے بے شمار
 خرابیاں اور اسلام میں ایسے طعنے سراٹھائیں گے
 جو پوشیدہ نہیں منجھ ان کے معاد کے پارے
 میں فلاسفہ کا کلام، غناد پر مبنی یہ دینوں کی جہاز
 و کفار کے ہمیشہ جہنم میں رہنے جیسے جو علی نظر کیا
 کا بطلان ہے باوجودیکہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ
 کی تصریح وارد ہے، چنانچہ اس خبر کے مضمون کے
 عدم وقوع کا جائز ہونا محتمل ہو، اور جب یہ قطعاً

ملعون بقول بجزوار الکذب فی اخبار الیہ میں امکان کذب
تعالیٰ یا اصل قطعاً (مستقط)۔
کا قول قطعاً باطل ہے (مقطعاً)۔ (مت)

رہی دیوبندی کی دین و دھاس کی اپنی یہ دہنیں، امام لوہاری کی احتیاج خلیفہ ہے، سسکی مسوح میں
اس کے ہڈیوں کی پوری خدمت گزاری کر دی ہے یہاں چند حرف کافی محو ارشاد،

اولاً جب یہ پھر کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کر سکتا ہے وہاں خدا بھی خود اپنے واسطے کر سکتا ہے، تو
چاہے کہ ان کا خدا بنا کرے، شراب پیئے، چوری کرے، بتوں کو پوجے، پیشاب کرے، پاہر پکھڑے،
اپنے آپ کو آگ میں جلائے، دریا میں ڈبائے، سربار بار بدھتوں کے ساتھ دھول چھڑا کرے، جوتیوں کی گئے
وغیرہ وغیرہ وہ کون سی ناپاکی کون سی ذلت کون سی خواری ہے جو ان کے خدا سے، ٹھہرے گی۔

ثانیاً ہے دین اس گنہگار میں ہیں کہ انھوں نے خدا کا عیب ہی ہونا فقط ممکن کہ ہے کوئی عیب بالفعل تو
اسے نہ لگایا نہ لاکہ اول یہی، ان کا گدھا ہیں ہے اس حلیل جیل مسیحی قدوس کی شان جد کے لئے فقط، لگایا
عیب ہی خود بڑا بھاری ہے کہ انبیاء فی سبوح السجود وادھمۃ انقوا و معہا من الوصوح (جیسا
کہ ہم نے اس کو سبوح المسوح میں بیان کیا اور مگر انہوں کے لئے اس کی خوب وضاحت کی۔ مت) خیر تو ایمان والے
جائے ہیں، میں وہ بتوں سے عیب گارے و لے گی مجھ میں نہ عیب خدا نے خدا کو بافضل عیبی مانا اور
کتنا سمجھتے سے سخت عیبی مانا بلکہ اس کے حق میں کچھ لگی رہی صاف صاف اس کی الوہیت ہی باطل کر دی، وہ
نہیں جب بھڑکی کہ آدمی جو کچھ کرتا ہے خدا بھی اپنے لئے کر سکتا ہے، اور خدا ہر سے کہ آدمی قادر ہے کہ اپنی
ماں کی تو، جمع و خدمت کے لئے اس کے تلوں پر ایسی آنکھیں ملے، اپنے باپ کی تعظیم و غلامی کے لئے اس کے
جوتے اپنے سر پر رکھ کر پیچے تو ضرور ہے کہ وہاں کا خدا بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی تعظیم و وضع و خدمت
غلامی پر قادر ہو ورنہ انسان کی قدرت جو اس کی قدرت سے بڑھ جائے گی کہ ایک کام وہ نکلا جو انسان
کر سکا، اور خدا سے نہیں ہو سکتا، اگر کہنے اسے اس کام پر اس وجہ سے قدرت نہ ہوتی کہ اس کے ماں باپ
ری نہیں تو اس میں اس رنج کا کیا علاج ہوا، مطلب تو تھا کہ ایک کام ایسا نکلا جسے بعض انسان کر رہے
ہیں اور خدا سے نہیں ہو سکتا خواہ ہر ہو سکے کی کوئی وجہ ہو، ماحرم تمھارے طور پر ضرور ہے کہ خدا کے ماں باپ
ہوں تاکہ وہ بھی ایسی سعادت مندی کر سکے جیسی انسان کر رہا ہے اور ظاہر کہ جو ماں باپ سے پیدا ہو وہ حادث
ہو گا اور حادث خدا نہیں ہو سکتا، اس کا کوئی خالق ہو گا اور مخلوق خدا نہیں ہو سکتا، اب تو تم سمجھے کہ تم خدا کو

زود ہو کر طلاق نہیں دے سکتا تو ہر ایک دوسرے کے عقد و رپ تو در نہیں بلکہ اس کی نظیر پر قادر ہے، لیکن حق بطل جہد و دونوں پر قادر ہے کہ ان میں جو اپنی زود ہو کر طلاق دے گا وہ طلاق اللہ ہی کی قدرت سے واقع و موجود و مخلوق ہوگی تو اللہ تعالیٰ زید و عمرو ہر ایک کے عین فعل پر بھی قادر ہے اور مثل فعل پر بھی کہ ایک کا فعل دوسرے کا مثل تھا، مگر امام ابو ہریرہ کی ضلالت نے اسے خدا کی قدرت نہ جانا بلکہ قدرت کے لئے یہ زہم سمجھا کہ جیسے وہ پہلی اپنی حرور کو طلاق دے سکتے ہیں خدا خود بھی اپنی حرور و مقدسہ کو طلاق دے سکے، اس کے گدھے پن کی حد ہے، اس بے یاری کا ٹھکانہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنی لعظیم۔

چہاں اس پر یہ تفسیر بیشک حق تھا کہ جس پر انسان قادر ہے اس سبب اور اس کے علاوہ ناقضی اشیا پر معمولی عزوجل قادر ہے وہ قدرت ظاہریہ و خفیہ اور حق قدرت حقیقیہ ذاتیہ مگر اس حق کو یہ ناحق کوشش کس طرح باطل محض کی طرف لے گیا انسان کا کسی فعل کو کرنا کسب کہلاتا ہے انسان کی قدرت نہ ہر طرف اسی قدر ہے قدرت حقیقیہ بطریق ایجاد میں اس کا حصہ نہیں وہ خاص مولیٰ عزوجل کی قدرت ہے تو کس کلمہ حق کا حاصل یہ تھا کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہے اللہ عزوجل اس کے خلق اور پیدا کرنے پر قادر ہے کہ وہ کسب نہ ہوگا مگر قدرت خدا اس دل کے اندھے نے یہ نالہ کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہے، زمین بھی خود اپنے لئے اس کے کسب پر قادر ہے مباح بنیٰ بنیٰ رب العرش عبد یصفون (پاک ہے عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بتاتے ہیں۔) اللہ نے نہ جانا کہ کسی کا کسی شے پر قادر ہونا صحت، شئی نہ ہے ذکر صحت شئی علیہ، اور صاف گھڑیا کہ علی صحت علی العبد یصح علی اللہ جو بندہ ہے پر جاری ہو سکے خدا پر بھی جاری ہو سکتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کی ضلالت و شیطنیت بے انتہا ہے، وسیعہ اندین ظلمو کب منصف اور عنقریب ظلم جان لیں گے کہ کس گروٹ پر پلٹیں

دوبندی اسے قطعی دلیل کتا ہے، ہم ایک فائدہ عجیبہ بتائیں، میں کتا ہوں ہاں وہ ضرور قطعی دلیل ہے مگر کتا ہے پر دو بار یہ داماں داماں یہ کے ایک ایک قول ایک ایک فقرے ایک ایک حرف و ہائیت کے ابطال صریح پر، اس حجت عامہ نظر لامتناہی نور کی تقریر، ایک مقدمہ و انجمن کے بیان سے روشن و شیر،

عہد یعنی مذکور ۱۲ منہ

وہ مقدمہ یہ کہ جس بات کا حق جانتا خدا پر جائز و روا ہے وہ ضرور فی الواقع حق و بجا ہے ورنہ خدا پر جہل مرکب جائز ہو کہ اپنی غلط فہمی سے ناحق کو حق جان لے باطل کو صحیح مان لے، امام و ہدایہ نے اگرچہ اس کا کذب ممکن کہا مگر وہ یوں تھا کہ اس کے علم میں ٹھیک بات ہے اور دوسروں سے اس کے خلاف کئے نہ یہ کہ خود اس کا علم ہی باطل و خلاف حق ہو اس کے امکان کی اس نے تصریح نہ کی، دیوبندیوں نے اگرچہ امکان جہل صراحتاً اور مذہباً مگر وہ جہل سبب تھا کہ ایک بات معلوم نہ ہو نہ کہ جہل مرکب کہ باطل کو حق اعتقاد کرنا، اس کا امکان ان سے بھی مسطور نہیں، رہے جو اہل اسلام، ہمارے نزدیک تو بھگت خدا تعالیٰ یہ معذرا اہل بدیہیات و اعلیٰ ضروریات دین سے ہے، اگر خدا کا علم جائز الخطا ہو تو قیامت و حشر و نشر و جنت و نار و غیرہ جملہ سمیحات باطل محض ہو جائیں کہ ان کی طرف قتل کو آپ تو وہ ہی نہیں کہ کسی دلیل کسی تعبیل کسی استقرا کسی تئیس سے ان پر اعتقاد کر سکے ان کا اعتقاد محض بر بنائے کلام الہی تھا اب اس کی جانچ و جبب ٹھہری کہ ایک جائز، غلط، کی بات ہے جانچ کا سہ سے ہوگی عقل سے، عقل وہاں مل سکتی ہی نہیں تو محض عقل و بے ثبوت چاہتا اور ان سب کا چھوڑ دینا لازم تھا کذب سے تو بات ہی میں شبہ و ڈالنا تھا جہل مرکب نے جڑ سے لگی نہ مٹی بلکہ نظر بند ہے وہاں اس تقدیر پر نہ صرف ایمانیت معاد بلکہ خدا، اصل ایمان اہل حق و حسید، اہل پر بھی ایمان ہاتھ سے جاسے گا، وہ جسے وہاں یہ کے طور پر خدا کے لئے بیٹا ہونا عقلاً محال نہیں انہی ہمارے عقائد میں ہاں ہے کہ جوچہ اس کا مرسل ہے خدا بھی اپنے لئے کر سکتا ہے تو واجب ہوا کہ خدا عورت سے نکاح بعدہ جگتا بعدہ اس کے رحم میں اپنے نطفے کا ایقاع کر سکے ورنہ قدرت میں انسانی سے گھٹ جو رہے گا، اور جب یہاں تک ہو لیا تو ب نطفہ ٹھہرانے اور بچہ بنانے اور پیدا کر سکنے میں کیا نہ ہر گھل گیا کہ ان سے عاجز رہے گا دنیا بھر کی مادیوں کے ساتھ یہ فعل کر رہا ہے، اپنی زوجہ کے بارے میں کیوں تھک رہے گا، آخر وہاں یہ کا ایک پڑانا امام ابن حزم غیر مقتد ظہری اندھ ب مدعی عمل با حدیث نہ بھر کر

بحان مولوی غلام دستگیر صاحب قعدری مرحوم مصنف تقدیس اکیل من تو ہیں ارشید و تحلیل وغیرہ نے جو اس ہدیان امام ابو ہدایہ پر لازم امکان جہل وغیرہ شذائات سے قص کیا تھا، مولوی محمد حسن دیوبندی و فیروز پارتی دیوبند نے عقائد گنگوہی کے بیان و حمایت میں اس کا جواب احبار نظام الملک پرچہ ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں یہ چھپا "چوہری بشراب خوری جہل" علم سے معارضہ کم فہمی معلوم ہوتا ہے، غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے جو مقتدر العبد ہے مقتدر اللہ ہے، دیکھو کیسا صاف اقرار ہے کہ وہاں یہ کا معبود چوریوں کر سٹے شراب میں پئے، جاہلی ہے، غلام میں سے سب کچھ رو ہے، اعوذ باللہ من الخذلان اس پرچہ کی حرافات طعوز کا رد آخر کتاب مستطاب سبھی السبوح میں چھپا ہے وہاں ملکہ حنفہ ہو ۱۲ جنوری

مکتب گیا کہ خدا کے مٹیا ہو مکتب ہے، اٹل و کل میں کتا ہے،
 ۱۔ تہ تعالیٰ قادر اپن یتخذ ولد اولیہ فیضدار
 لکاف عاجزاً
 اس کا رد سبیح صفر ۳۵۳ میں ملاحظہ ہو، اور شک نہیں کہ خدا کا کیا ہوگا تو ضرور وہ بھی مستحق عبادت ہوگا، قال اللہ تعالیٰ،

قد ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین۔
 م فرما دو کہ اگر رحمن کے کوئی بچہ ہے تو سب سے پہلے
 اس کا پوجنے والا میں ہوں۔

تو ثابت ہوا کہ وہابیہ کے نزدیک ہزاروں خداستی تجماعت ممکن ہیں، عقلی استدلال تو یوں کیا، رہا شرعی، اس کے
 کھوئے کو امکان کذب کی تھوڑا تھا کہ اب خدا کی بات سچی ہوئی ضرور نہیں، جہل مرکب ممکن، مانا گیا تو پوری ریاضی
 ہو جائے گی کہ ممکن کہ ادعا ہے تو وحدہ نہ مت، شرک سے جو تمام قرآن گونج رہا ہے سب پر بندے جہل مرکب و
 غلط فہمی ہو، اب لا الہ الا اللہ بھی ہاتھ سے گیا و الہیاذ باللہ صبح و شام، یا محمد اللہ عز و جل پر
 جہل مرکب محل بالذات ہونے میں وہابیہ کو بھی اہل اسلام کا ساتھ دینے سے چارہ نہیں تو یہ معتد مد کہ
 "جس بات کا حق جانتا ہے وہ اس پر ایمان لے لے" پر ہادی ایتائی یہی بھی ہے اور صحیفہ کا کسی
 اذعان بھی، اس کا نام مقدمہ ایمان نہ رکھے۔

اب خلاف وہابیہ وہابیہ جو اس چاہنے فراموش کر لیجئے خواہ وہ ہمارے موافق ہو یا ہمارے احکام
 سے بھی زائد مثلاً،

- (۱) اسماعیل دہلوی تراکافرت تھا
- (۲) گنگوہی، دیوبندی، ناوٹوی، اٹلی، تھانوی وغیرہم وہابی سب کھلے مرتد ہیں۔
- (۳) چونکہ سب الہی ممکن کے طہر ہے۔
- (۴) تفسیر الایمان، تہذیب الیوم، ایضاً الحق، صراط مستقیم تصانیف اسماعیل دہلوی، معیبر الحق
 تصنیف تہذیب الیوم، تہذیر ان کس تصنیف ناوٹوی، برہین قاطعہ تصنیف گنگوہی وغیرہ
 جہد ضیاعا انہو ہی سب کفری ہرل غس نرا زبول ہیں، جو ایسا نہ جانے زندیق ہے۔

۱۔ الملل والنحل لابن حلام
 ۲۔ القرآن، کلیم ۸۱/۴۳

مطالعہ عربیہ اسلامیہ



پرائمر عالمیہ قال محمد مصباح

ایک تاریخی ہنگامی اور تحقیقی جائزہ

مطالعہ بریلویت

جلد اول

مُصَنَّف

ڈاکٹر علامہ خالد محمد ایم اے پی ایچ ڈی

ڈائرکٹر اسلامک سٹیڈی مینجسٹر

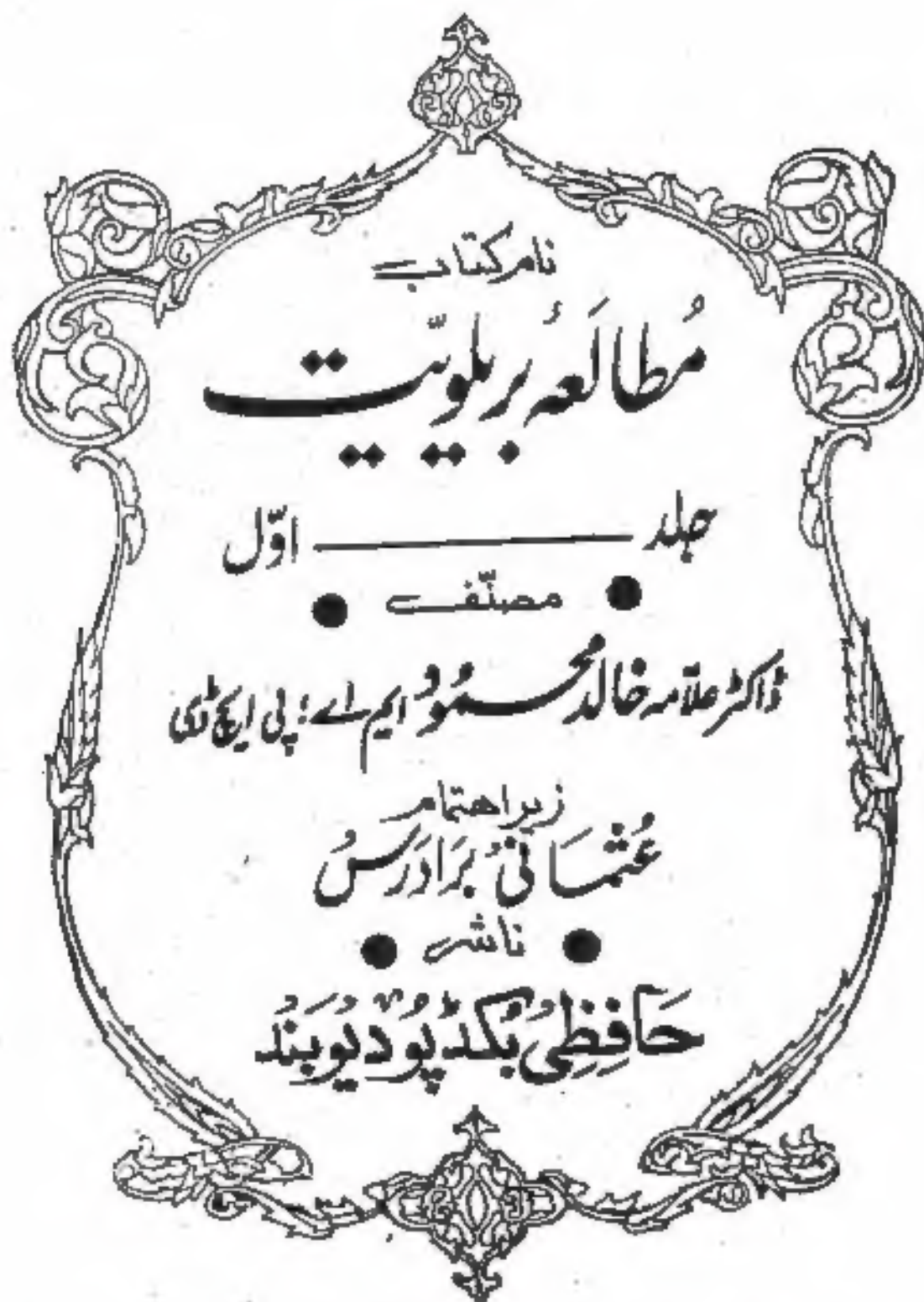
تقریباً

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب

مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

حافظی بک ڈپو دیوبند

Hafzi Book Depot, Deoband (U.P.)



HAFZI BOOK DEPOT
DEOBAND U.P.

فاحشہ عورتیں ایسا لباس پہنتی ہیں جو مردوں کے لئے موجب کشتش ہو وہ ایسے اطوار اختیار کرتی ہیں جن سے لوگوں کی نظریں ان پر اٹھیں ایسا تنگ اور چست لباس پہننا کہ بدن کی پوری خمازی ہو رہی ہو کبھی شریف عورتوں کا وظیرہ نہیں ہوتا اور اگر کوئی عورت ایسا لباس پہنے تو شریف مرد نہ اس طرف نظر کرتے ہیں نہ اپنی مجلس میں وہ ان ندق بدق لباسوں کا تذکرہ کرتے ہیں یہ فحش گوئی ایمان والوں کو زیب نہیں دیتی۔ ایمان کا ایک حصہ حیا ہے۔
اعلیٰ حضرت کی اُم المؤمنین کے بارے میں فحش گوئی۔

مولانا احمد رضا خاں کے شاگرد خصوصی مولوی محبوب علی خاں نے آپ کی بیاض سے یہ اشعار بڑی احتیاط سے نقل کئے اور انہیں اعلیٰ حضرت کے دیگر ماندہ شعری ذخیرے کے ساتھ حدائق بخشش حصہ کے نام سے ۱۳۴۲ھ میں شائع کر دیا مولانا احمد رضا خاں کی وفات ۱۳۴۰ھ میں ہوئی ربع صدی تک کسی بریلوی نے حدائق بخشش حصہ سوم سے انکار نہیں کیا۔ مولانا احمد رضا خاں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لباس کا یہ نقشہ کھینچے ہیں آپ نے اب تک کوئی بیٹا مال کے بارے میں اس شعری ذوق میں بات کرنا نہ سنا ہو گا یہ اسی حدائق بخشش میں ہے۔

مہ تنگ و چست ان کا لباس اہل ذہب و جہن کا اہلکار ٹسکی جاتی ہے تباہی سے کمر تک لے کر
 یہ پٹا پڑتا ہے جو بن میرے دل کی مودت کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ بڑے سینہ بڑے
اعلیٰ حضرت کی اللہ تعالیٰ کے بارے میں فحش بیانی

علماء میں یہ بحث چلی کہ اللہ تعالیٰ قباغ (بڑے کاموں) پر قادر ہے یا نہیں؟ اس پر قوس کا اتفاق تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فعل خیر ہے وہ کبھی کوئی بُرا کام نہ کرے گا نہ یہ اُس کی شان کے لائق ہے لیکن اسے اس کام پر قدرت ہے یا نہیں؟ یہ دوسرا موضوع تھا مثلاً مشرک کو بخشنا خدا کی غیرت کے خلاف ہے لیکن سوال پھر سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرعون، ہامان اور نمرود کو بخشے پر قادر بھی ہے یا نہیں؟ مولانا احمد رضا خاں نے مولانا امین خیل شہید کو اس الزام میں کہ وہ قباغ کو خدا کی قدرت سے باہر نہیں سمجھے خدا کے نام کے ساتھ ایک ایک بُرائی اور ایک ایک فحش کاری

اس طرح چمکے لے لے کر بیان کی ہے کہ انسان حیران ہوتا ہے اور اُس کی ایمانی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے جب وہ مولانا احمد رضا خاں کی اس الزامی عبارت کو پڑھتا ہے۔

”ایسے کو جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگنا، غافل ہونا، ظالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے۔ کھانا پینا پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ محنت کی طرح خود معقول بننا، کوئی خیانت کوئی فضیحت و رسوائی اس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی علامتیں آ آ کر تناسل اور عورت کی شرمگاہ، بالفعل دکھتا ہے۔ صمد نہیں جو خدا ہے کھل ہے مروج قدوس نہیں غشی مشکل ہے (یہ جھڑا ہے) یا کم سے کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے زہر کھا کر اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خود کش بھی کر سکتا ہے۔ (استغفر اللہ العظیم)

جو لوگ خدا کو قباغ پر قادر مانتے ہیں کیا انہوں نے بھی کبھی یہ زبان خدا کے پاس سے نہیں استعمال کی ہے؟ خاں صاحب کس طرح چٹخاسے لے لے کر خدا کے نام پر ایک ایک بُرائی کو ذکر کر رہے ہیں کیا کسی کافر و دہریہ اور مسکھ نے بھی نشے کی حالت میں کبھی ایسی باتیں خدا کی نسبت سے کہی ہوں گی؟ ایک مقام پر دیوبندیوں کو یہ طعنہ دیتے ہوئے کہ تمہارا خدا ایسا ہے مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں۔

”تمہارا خدا رنڈیوں کی طرح دنا بھی کر لے دینہ دیوبند کی چکلے والیاں اس پر ہنسیں گی کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہو سکا پھر ضروری ہے کہ تمہارے خدا کی زن بھی ہوا ضروری ہے کہ خدا کا آ آ کر تناسل بھی ہو۔ یوں خدا کے مقابلے میں ایک خدا سن بھی مانتی پڑے گی۔“

استغفر اللہ، ثم استغفر اللہ مولانا احمد رضا خاں کی اس عبارت پر ایمان کیا شرافت بھی کا پتی ہے۔